لقد كان لكم فى رسول الله اسوة حسنة (قرآن کریم)

(ترجمہ) تمہارے لئے رسول اللہ کی سیرت بہترین نمونہ ہے۔

رسالہ

حج نبوی

تالیف

عبدالوہاب دہلوی

(حج النبی صلی اللہ علیہ وسلم المعروف

بہ حجۃ الوداع)

تمہید۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت سے پہلے جو حج کئے ہیں انکی تعداد صحیح طور پر غیر معلوم ہے۔ سنن ترمذی و ابن ماجہ میں ہے کہ آپ نے ہجرت سے پہلے دو حج ادا فرمائے تھے۔ بعض محدثین کا قول ہے کہ آپ حسب عادت اہل مکہ ہر سال حج کرتے تھے۔ صحیح مسلم میں صرف ایک حج کا ذکر موجود ہے، الغرض قبل از ہجرت تعداد حج کے حالات غیر معلوم ہیں، ہجرت کے بعد بالاتفاق، آپ نے ایک ہی حج کیا ہے جسکو (حجۃ الوداع) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے کیونکہ اس حج میں آپ نے امت سے کلمات وداع فرمائے تھے نیز حجۃ البلاغ بھی اس کو کہا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں آپ نے امت کو آخری تبلیغ فرمائی تھی۔ اسلام میں حج سنہ ۹ھ میں فرض ہوا ہے، اوس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو امیر الحاج بنا کر تین سو صحابہ کے ہمراہ حج کو بھیجدیا تھا اور اونکے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ کو روانہ کیا تھا کہ وہ سورہ برات کا اعلان کریں، ابو بکر رضی اللہ عنہ نے لوگوں کو حج کرایا اور علی رضی اللہ عنہ نے سورہ برات کی ابتدائی چالیس آیتیں پڑھ کر سنائیں اور یہ احکام بھی

صحت نامۂ رسالۂ حج نبوی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۱	سنائیں	سُنائے
۲	۱۳	شریک لک	لاشریک لک
۳	۱۲	مقابلہ	مقام
۳	۱۳	جحول	جُحُوُن
۵	۱۳	ذکر ہے	ذکر کیا ہے۔
۶	۳	الخبزو	الخبز
۶	۸	یہا بھی	یہاں بھی
۶	۱۳	لو استقبلت	لو استقبلت
۶	۱۶	ھذی	ھاذی
۶	۱۷	ھذا م	ھذا ا م
۷	۱۹	اور دوسرا اعتراض	ایک دوسرے پر اعتراض
۱۰	۷	بالمعرف	بالمعروف
۱۱	۱۵	تادان	تاوان
۱۳	۲	دولو	دونوں
۱۳	۹	بہترین	بہترین دعا
۱۳	۱۱	سند اکثر	سند اکثر کی
۱۶	۱۱	درمیان	درمیانی
۱۸	۶	تحضرون	تحقرون
۱۹	۱	کیئں جاؤ	کئے جاؤ
۲۰	۷	اقتدارہ	اقتدار،
۲۰	۸	واشارہ	واشار
۲۲	۱۰	لاشرلہ	لاشریک لہٗ
۲۳	۲	فارٹھگیک	فارکھیٹ

گذر ہوتا، اور فرض نمازوں کی بعد اور آخر شب کو تو ضرور تلبیہ کہتے تھے ٹیلہ پر چڑھتے وقت تین تین بار تکبیر بھی باواز بلند فرماتے تھے۔

اس مقدس کارواں کے ساتھ راستہ میں ہر ہر جگہ سے فوج در فوج لوگ شریک ہوتے جاتے تھے، حضرت جابر کا بیان ہے کہ جہاں تک میری نظر کام کرتی تھی۔ آدمی ہی آدمی نظر آتے تھے، آنحضرت جب لبیک فرماتے تھے تو ہر طرف سے یہی صدائے پاک کی آواز سے دشت وجبل گونج اوٹھتے تھے، سفر فتح مکہ میں آپ نے جن منازل میں نماز ادا کی تھی وہاں برکت کے خیال سے لوگوں نے مسجدیں بنالی تہیں، آنحضرت ان مساجد میں نماز ادا کرتے جاتے تھے۔ سرف (جس جگہ ام المومنین میمونہ مدفون ہیں)، پہونچکر آپ نے غسل فرمایا اور یہ فرمایا کہ جو شخص (ھدی)[1] لایا ہو وہ قِران کی نیت کرلے اوسکا احرام یوم النحر کے دن ھدی ذبح ہونے کے بعد کھلیگا۔ اور جس کے ساتھ ھدی نہ ہو اوسکو اختیار رہے خواہ عمرہ کرے خواہ حج۔ پھر مقابلہ ذی طوی میں پہونچکر شب بھر اقامت کی، صبح کی نماز پڑھکر کیا اور حجول کے راستہ سے اتوار کے دن ماہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کو چاشت کیوقت مکہ معظمہ میں داخل ہوتے مدینہ سے مکہ تک کا یہ سفر نو دن میں طے ہوا خاندان ہاشم کے لڑکوں نے آمد آمد کی خبر سنی تو خوشی سے باہر نکل آئے آپنے فرط محبت سے کسی کو آگے اور کسی کو پیچھے اپنے ساتھ سوار کرلیا پھر حرم شریف میں باب بنی شیبہ سے (جو بصورت محراب بیر زمزم کے پاس ہے)، داخل ہوئے جب کعبہ نظر

[1] ھدی، اون قربانیوں کو کہتے ہیں جو قارن وتمتع پر واجب ہیں۔ نیز قربانی کے اون جانوروں کو بھی کہتے ہیں جو حل سے حرم میں بہیجکر ذبح کرائے جائیں آنحضرت بھی اپنے ہمراہ (ھدی) کے اونٹ لائے تھے احرام باندہنے سے قبل انکو برائے علامت وتمیز، جوتیوں کے ہار پہنادیئے تھے اور انکے کوہان پر چھری سے نشان کرکے خون پونچھ ڈالا تھا۔

سنائیں اور یہ احکام بھی سنائے کہ آیندہ سال سے کوئی مشرک مکہ میں نہ آنے پائیگا اور کوئی شخص برہنہ ہوکر خانہ کعبہ کا طواف نہ کرسکے گا۔ (صحیح بخاری)

حجۃ الوداع

سنہ ۱۰ھ میں آنحضرت نے حج کا ارادہ کیا، اور ماہ ذیقعدہ میں ہر طرف اعلان ہوگیا کہ آپ حج کو تشریف لیجارہے ہیں شرف ہمرکابی کیلئے تمام عرب امنڈ آیا، ۲۶ ذیقعدہ روز شنبہ کو آپ نے غسل فرمایا اور چادر اور تہبند باندھا نماز ظہر پڑھکر مدینہ سے باہر نکلے تمام ازواج مطہرات بھی ہمراہ تھیں مدینہ سے پانچ میل کے فاصلہ پر ذوالحلیفہ ایک مقام ہے جو اہل مدینہ منورہ کا میقات ہے، یہاں پہونچکر شب بھر اقامت فرمائی دوسرے دن دوبارہ غسل فرمایا، حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے آپ کے جسم مبارک میں عطر ملا، اس کے بعد آپنے دو رکعت نماز ظہر ادا کی، اور حج و عمرہ ملاکر (قرآن) کا احرام باندھا اور بآواز بلند یہ الفاظ کہے

لبیک اللھم لبیک لبیک لاشریک لک لبیک ان الحمد والنعمۃ لک والملک لک شریک لک

اے خدا ہم تیرے سامنے حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں ہے ہم حاضر ہیں تعریف اور نعمت سب تیرے ہی ہے اور سلطنت میں بھی تیرا کوئی شریک نہیں

اور آپ کبھی کبھی یہ الفاظ بھی فرماتے تھے۔

لبیک عمرۃً وحجاً۔ ہم حاضر ہیں عمرہ اور حج کی نیت سے

صحابہ کرام کو بھی حکم تھا کہ بآواز بلند لبیک پکاریں صحابہ میں سے بعض نے قران کا احرام باندھا تھا اور بعض نے افراد کا بعض نے تمتع کا۔ اس کے بعد آپ قصوا نامی سانڈنی پر سوار ہوئے جب وہ کھڑی ہوئی تو پھر آپ نے بآواز بلند لبیک کہی راستہ میں بھی اکثر تلبیہ فرماتے جاتے تھے خصوصاً جب کوئی قافلہ ملتا یا کسی ٹیلہ یا نشیب سے

وبارك لی فيه واخلف علی كل غائبة لی بخير۔ } توفیق دی اوراوس میں برکت عنایت کرا ور سب چیزوں کی حفاظت کر

اس کے علاوہ کوئی خاص دعا طواف کے لئے متعین نہیں فرمائی ہے، بلکہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ تسبیح، تہلیل، دورد شریف، ادعیہ ماثورہ (قرآن اور حدیث کی دعائیں) یا جو دعا پسند آئے اوس میں مصروف رہے۔

آنحضرتؐ طواف سے فارغ ہوکر مقام ابراہیم کے پاس آئے اور یہ آیت پڑھی

واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى (سورۃ البقرہ) } مقام ابراہیم کو نماز گاہ بناؤ۔

پھر مقام ابراہیم کے پیچھے کھڑے ہوکر طواف کا دوگانہ ادا کیا جس میں قرأت بالجہر کی۔ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور سورہ قل یا ایہا الکافرون اور دوسری میں فاتحہ کے بعد سورۂ اخلاص پڑھی، نماز سے فارغ ہوکر حجر اسود کا بوسہ لیا اور صفا کی طرف روانہ ہوگئے، جب اوس کے قریب پہونچے تو یہ آیت پڑھی۔ ان الصفا والمروة من شعائر الله (بقرہ) ترجمہ صفا اور مروہ اللہ کی نشانیاں ہیں، پھر فرمایا۔

ابدأ بما بدأ الله به (مسلم) وفی رواية للنسائی ابدؤا بصيغة الامر) } ترجمہ جس چیز کو اللہ نے پہلے ذکر ہے میں بھی اس سے شروع کرتا ہوں نسائی کی روایت میں امر کا صیغہ ہے یعنی شروع کرو۔

پھر صفا پر اتنا چڑھے کہ کعبہ نظر آنے لگا اور قبلہ رو ہوکر دونوں ہاتھ اٹھاکر تکبیریں کے بعد تین بار یہ دعا پڑھی۔

لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد } خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، اسکا کوئی شریک نہیں اسی کیلئے ملک ہے اور اوسی کیلئے حمد و تعریف زیبا ہے

آیا تو یہ دعا پڑھی[1]۔

اللّٰھم زد ھذا البیت تشریفا وتعظیما وتکریما۔	اے خدا اس گھر کو اور زیادہ عزت اور بزرگی عطا کر۔

مسجد حرام میں داخل ہو کر آپ نے تحیۃ المسجد کا دوگانہ نہیں پڑھا بلکہ طواف قدوم شروع کر دیا، طواف شروع کرتے وقت زبان سے کوئی نیت نہیں کی اور نہ کوئی دعا کی بلکہ حجر اسود کے مقابل آکر اوس کا استلام فرمایا پھر سیدھی طرف روانہ ہوگئے اور سات پھیرے کئے، تین پھیروں میں رمل و اضطباع کیا اور باقی پھیروں میں معمولی چال چلے ہر پھیرے میں حجر اسود اور رکن یمانی کا استلام فرمایا استلام کے وقت، بسم اللہ اللہ اکبر فرماتے تھے۔ رکن یمانی کو صرف ہاتھ سے مس کرنا ثابت ہے، اور حجر اسود کو بوسہ دینا اور مس کرنا دونوں مسنون ہیں اور اوس کے تین طریقے آنحضرت سے ماثور ہیں ایک تو دہن مبارک سے بوسہ دینا دوسرے دست مبارک لگا کر ہاتھ کو چومنا تیسرے چھڑی (محجن) لگا کر اوس کو چوم لینا۔ حجر اسود اور رکن یمانی کے درمیان یہ دعا ماثور ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ	اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی دے اور ہمیں عذاب دوزخ سے بچالے۔

اور طواف میں یہ دعا بھی آپ نے پڑھی ہے۔

اللھم قنعنی بما رزقتنی	یا اللہ! مجھکو تو نے جو عطا کیا اوس پر قناعت کی

[1] ہاتھ اٹھانے کا ذکر کسی حدیث میں نہیں ہے۔ مگر منع بھی نہیں ہے۔

وقال دخلت العمرة فی الحج لابد لابد ابد مسلم ڈالکر فرمایا کہ عمرہ زمانہ حج میں جائز ہو گیا ہے ہمیشہ کیلئے اہل عرب ایام حج میں عمرہ ناجائز سمجھتے تھے اس رسم کے موقوف کرنے کے لئے آپ نے یہ حکم فرمایا تھا، بعض صحابہ نے اس عادت کی بنا پر اور اس حکم کو صرف استحبابی سمجھکر کچھ حیل وحجت کی اسپر آپکو غصہ آیا اور آپنے فرمایا کہ میں قارن نہ ہوتا تو میں بھی ایسا ہی کرتا اور ان کو اس کا تاکیدی حکم دیا جس کی سبب سے تعمیل کی اور تمتع کرلیا یعنی حج کے احرام کو فسخ کردیا اور احرام کھولڈالا۔ ان کو آنحضرت نے یہ حکم بھی دیا کہ یوم الترویہ کو یعنی ۸ ذی الحجہ کو، حج کا احرام باندھلینا اور یوم النحر کو ایک ایک دم تمتع دیدینا اور جس کے پاس ھدی تمتع کی استطاعت نہ ہو وہ ایام حج میں تین روزے اور وطن پہونچکر سات روزے جملہ دس روزے رکھ لے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں مقام (ابطح) میں اوترے تھے آٹھویں تاریخ تک وہیں رہے اور وہیں اپنے ہمراہیوں کو نماز (قصر کرکے) پڑھاتے رہے اس مدت میں حرم میں آکر فرض نماز پڑھنی کسی حدیث میں مذکور نہیں ہے، حضرت علی سفر حجۃ الوداع سے کچھ پہلے مدینہ سے یمن بھیدیئے گئے تھے، اس عرصہ میں وہ بھی یمنی حاجیوں کا قافلہ لیکر مکہ پہونچ گئے چونکہ ان کے ساتھ بھی قربانی کے جانور یعنی ھدی تھے، اسلئے انہوں نے بھی احرام نہیں کھولا۔ جمعرات کے دن آٹھویں ذی الحجہ کو تمام صحابہ کو لیکر آنحضرت منی تشریف لے گئے، جاتے وقت کوئی طواف نہیں کیا، ظہر وعصر ومغرب وعشار کی نماز منیٰ میں پڑھی اور شب وہیں بسر کی، صبح کی نماز پڑھکر سورج نکلنے کے بعد منیٰ سے براہ ضبّ[1] عرفات روانہ ہوئے، یہ جمعہ کا دن تھا تمام صحابہ آپ کے ہمراہ تھے، انمیں سے کوئی لبیک پکارتا تھا اور کوئی تکبیر کہتا تھا اور دوسرا اعتراض نہیں کرتا تھا

[1] منیٰ سے مزدلفہ تک تو ایک ہی راستہ ہے مگر مزدلفہ سے دو راستے ہو جاتے ہیں ایک کا (بقیہ آئندہ)

وهو علی کل شیٔ قدیر، لا الٰہ الا اللہ وحدہ انجز وعدہٗ ونصر عبدہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ	وہ ہر ایک بات پر قادر ہے کوئی معبود نہیں مگر وہ اکیلا ایک، اوس نے اپنا وعدہ پورا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تمام قبائل کو اکیلے نے شکست دی۔

ہر دفعہ اس کے بعد کچھ ٹھہر کر دعائیں بھی مانگتے تھے پھر یہی کلمات فرماتے تھے پھر صفا کی اوتر کر مروہ کی طرف روانہ ہوئے جب نشیب میں پہونچے (میلین اخضرین کے مابین) تو دوڑنے لگے نشیب ختم ہو گیا تو آہستہ چلنے لگے یہاں تک کہ مروہ پہونچ گئے یہاں بھی پہاڑ پر اسقدر چڑھے کہ کعبہ نظر آنے لگا یہاں بھی صفا کی طرح تکبیر وتہلیل کی، دعا مانگی، اسی طرح سات پھیرے کئے پہلے کے چند پھیرے تو پیادہ کئے تھے مگر جب جمال پاک کے تماشائیوں اور فدائیوں کا مجمع زیادہ ہو گیا تو اونٹنی پر سوار ہو کر باقی پھیرے پورے کئے۔ ساتواں پھیرا مروہ پر ختم ہوا سعی کے ختم کے بعد (جبکہ آپ مروہ پر تھے اور لوگ نیچے کھڑے ہوئے تھے) آپ نے سب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

لو استقبلت من امری ما استدبرت لم اسق الھدی وجعلتھا عمرۃً، فمن کان منکم لیس معہ ھدیٌ فلیحل ولیجعلھا عمرۃ فقام سراقۃ بن جعشم فقال یا رسول اللہ العامنا ھذا ام للابد فشبک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصابعہ واحدۃ فی الاخرے	جو بات اب میری سمجھ میں آئی ہے اگر وہ پہلے سے آئی ہوتی تو میں ہدی نہ لاتا اور صرف عمرہ کا احرام باندھتا۔ لہذا جس کے پاس ھدی نہ ہو وہ اوسکو عمرہ کر ڈالے اور احرام کھول لے، سراقہ بن جعشم نے کھڑے ہو کر پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ بات اسی سال کے لئے ہے یا ہمیشہ کے لئے آپنے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی اونگلیوں میں

(۲) ان دماءکم واموالکم واعراضکم حرام علیکم کحرمة یومکم هذا فی بلدکم هذا فی شهرکم هذا وستلقون ربکم فیسئلکم عن اعمالکم۔ (بخاری)

(۲) تمہاری جانیں، تمہارا مال، تمہاری عزت و آبرو ایک دوسرے پر اسی طرح حرام ہیں جس طرح یہ دن یہ شہر، یہ ماہ با حرمت ہیں تم سب عنقریب خدا کے ہاں حاضر ہوگے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی باز پرس کریگا۔

(۳) الا فلا ترجعوا بعدی ضلالا یضرب بعضکم رقاب بعض (بخاری)

(۳) خبردار! میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردن کاٹنے لگو۔

(۴) الا کل شیء من امر الجاهلیة تحت قدمی موضوع (صحیحین)

(۴) جاہلیت کے تمام دستور میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔

(۵) ودماء الجاهلیة موضوعة و اول دم اضع من دمائنا دم ابن ربیعة بن الحارث کان مسترضعا فی بنی سعد فقتلته هذیل۔ (صحیحین)

(۵) جاہلیت کے قتلوں کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں، اور سب سے پہلے میں اپنے خاندان کا خون یعنی ربیعہ ابن الحارث کے فرزند کا خون باطل کرتا ہوں جسکو ہذیل نے شیر خوارگی ہی میں مار ڈالا تھا۔

(۶) وربا الجاهلیه موضوع و اول ربا اضع ربانا ربا العباس بن عبد المطلب فانه موضوع کله (صحیح مسلم)

(۶) جاہلیت کے تمام سود بھی باطل کردیے گئے، اور سب سے پہلے اپنے خاندان کا سود یعنی حضرت عباس کا سود چھوڑتا ہوں وہ سب باطل ہے۔

(۷) فاتقوا الله فی النساء فانکم اخذتموهن بامان الله واستحللتم

(۷) اپنی بیویوں کے معاملہ میں خدا سے ڈرتے رہو، کیونکہ خدا کے عہد و پیمان کے بموجب تم نے انکو اپنی

قریش کی عادت تھی کہ تمام عرب کے برخلاف (اپنی خصوصیت اور امتیاز کی بنا پر) مزدلفہ سے آگے نہیں جاتے تھے۔ لوگوں نے سمجھا کہ آنحضرت بھی قریش کی طرح مزدلفہ ہی میں قیام کریں گے مگر آپ بموجب حکم الٰہی ثم افیضوا من حیث افاض الناس[1] عام مسلمانوں کے ساتھ عرفات میں آئے اور وادی نمرہ میں جو وادی عُرنہ بھی اسیکا نام ہے، یہ عرفات سے خارج ہے اور حد حرم اور عرفات کے درمیان واقع ہے، کمل کے خیمہ میں قیام فرمایا، یہ خیمہ آپ کے آنے سے پہلے ہی صحابہ نے لگا دیا تھا۔ زوال کے بعد ناقہ قصوا پر سوار ہو کر وادی عُرنہ کے آخری حد تک گئے جہاں اب مسجد نمرہ بنی ہوئی ہے اور ناقہ کے اوپر ہی خطبہ پڑھا اس خطبہ میں آپ نے وعظ و نصیحت کی، بہت سے احکام شرعیہ بتائے یہ خطبہ بہت بڑا اور بہت بلیغ تھا۔ اس کی چند باتیں جو زیادہ اہم تھیں اور صحابہ کو یاد رہ گئی تھیں۔ وہ کتب حدیث میں متفرق مواضع میں مذکور ہیں، ہم یہاں اونکا مجموعہ درج کرتے ہیں ناظرین غور سے پڑھیں اور ان پر عمل کریں[2]۔ وفقنا الله وایاھم لذلك[3]

خطبہ حجۃ الوداع

ترجمہ

(۱) یاایھاالناس انی لاادری لعلی لا القاکم بعد عامی هذا بهذا الموقف ابدا — (۱) اے لوگو! میرے خیال میں آیندہ کبھی اس جگہ میرا تمہارے ساتھ اجتماع نہ ہوگا۔

(۱) یاایھاالناس انی لا اراني وایاکم نجتمع فی ھذا المجلس ابدا (ابن عساکر) — (۱) اے لوگو! میرے خیال میں آیندہ کبھی اس جگہ میرا تمہارے ساتھ اجتماع نہ ہوگا۔

بقیہ نوٹ صفحہ ۷، نام "ضب" ہے جسکو آجکل (قناطر) کہتے ہیں، دوسرے کا نام "مازمین" ہے اسکو آجکل اخشبین ہی کہتے ہیں عرفات جاتے وقت پہلا راستہ دائیں طرف اور دوسرا بائیں جانب آتا ہے۔ اور واپسی کے وقت بالعکس۔

[1] ترجمہ۔ پھر جس جگہ سے سب لوگ لوٹتے ہیں تم بھی وہیں سے لوٹو۔

[2] سیرت ابن ہشام میں یہ خطبہ مکمل اور مسلسل مذکور ہے مگر اوس کی سند قوی نہیں ہے۔ اسلئے ہم نے اوسے نقل نہیں کیا۔

[3] ترجمہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اونہیں اسکی توفیق عطا کرے۔

بیت ربکم واطیعوا ولاۃ امرکم تدخلوا جنۃ ربکم (ابن جریر)

حکام کی اطاعت کرو اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ گے۔

(۱۳) ان اللہ عزوجل قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیہ لوارث (ابن ماجہ وطیالسی)

(۱۳) خدا تعالیٰ نے ہر حقدار کا حصہ مقرر کر دیا ہے لہذا کسی وارث کیلئے وصیت جائز نہیں

(۱۴) الولد للفراش وللعاھر الحجر وحسابھم علی اللہ (ابن ماجہ وطیالسی)

(۱۴) لڑکا اوسکا ہے جس کے بستر پر ہو زناکار مدعی کیلئے رجم ہے اور اونکا حساب اللہ کے ذمہ ہے

(۱۵) من ادعی الی غیر ابیہ او انتمی الی غیر موالیہ فعلیہ لعنۃ اللہ - (ابن ماجہ وطیاسی)

(۱۵) جو شخص اپنی باپ کے علاوہ کسی اور کے نسب سے ہونیکا دعوی کرے یا جو غلام اپنے مالک کے سوا کسی اور کی طرف اپنی نسبت کرے اوسپر خدا کی لعنت ہے۔

(۱۶) الا لایحل لامراۃ ان تعطی من مال زوجھا شیئا الا باذنہ (رواہ ابن ماجہ وطیالسی)

(۱۶) ہاں! عورت کو اپنی شوہر کے مال میں سے اوسکی اجازت کے بغیر کچھ دینا جائز نہیں ہے۔

(۱۷) الدین مقضی والعاریۃ مؤداۃ والمنحہ مردودۃ والزعیم غارم (رواہ ابن ماجہ وطیالسی)

(۱۷) قرض ادا کیا جائے عاریت واپس کیجائے عارضی عطیہ وقت گزرنے پر لوٹا دیا جائے ضامن تاوان کا ذمہ دار ہے۔

اس کے بعد آپ تمام مجمع کی طرف (جس کی تعداد ایک لاکھ سے متجاوز تھی) مخاطب ہوئے اور فرمایا۔

وانتم تسألون عنی فما انتم قائلون (مسلم)

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت دریافت کیا جائیگا۔ تو بتاؤ کیا جواب دو گے؟

فروجھن بکلمۃ اللہ ولکم علیھن ان لا یوطئن فرشکم احدا تکرھونہ فان فعلن ذلک فاضربوھن ضربا غیر مبرح ولھن علیکم رزقھن و کسوتھن بالمعروف (مسلم)

بیوی بنایا ہو اور اسکے بتائے ہوئے کلمہ ایجاب وقبول سے وہ تمہارے لئے حلال ہوئی ہیں۔ تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ تمہارے گھر میں وہ کسی غیر کو جسکا آنا تمکو ناگوار ہو نہ آنے دیں۔ لیکن اگر وہ اس کے خلاف کریں تو ایسی مار دو جو زیادہ تکلیف دہ نہ ہو عورتوں کا تمپر حق یہ ہے کہ انکو اچھی طرح کھلاؤ اچھی طرح پہناؤ۔

(۸) ان لکم علی نسائکم حقا ولھن علیکم حقا (۸) تمہارا عورتوں پر اور عورتوں کا تمپر حق ہے

(۹) ان کل مسلم اخو المسلم وان المسلمین اخوۃ (طبری)

(۹) ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہیں

(۱۰) ارقائکم ارقائکم اطعموھم مما تاکلون واکسوھم مما تلبسون (ابن سعد)

(۱۰) اپنے غلاموں کا خیال رکھو اپنی غلاموں کا خیال رکھو جو خود کھاؤ انکو کھلاؤ جو خود پہنو وہ انکو پہناؤ

(۱۱) قد ترکت فیکم ما لن تضلوا بعدہ ان اعتصمتم بہ کتاب اللہ (صحاح)

(۱۱) تم میں ایک وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اوسے مضبوط پکڑ لوگے تو کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ چیز قرآن ہے

(۱۲) ایھا الناس انہ لا نبی بعدی ولا امۃ بعدکم الا فاعبدوا ربکم وصلوا خمسکم وصوموا شھرکم وادوا زکاۃ اموالکم طیبۃ بھا انفسکم وتحجون

(۱۲) لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر آئیگا اور نہ تمہارے بعد کوئی نئی امت پیدا ہوگی۔ پس خوب سن لو! اپنے رب کی عبادت کرو اور پنجوقتہ نماز ادا کرو رمضان کے روزے رکھو اپنے مال کی زکوٰۃ بہ طیب خاطر دیا کرو کعبہ کا حج کرتے رہو اپنے

قصر وجمع میں شامل رہے کسیکو آپنے اتمام کا حکم نہیں دیا۔

نماز ظہر سے پہلے اور دونوں نمازونکے درمیان آپ نے اور کوئی نماز (یعنی سنتیں یا نفل ادا نہیں کی۔

نماز کے بعد آپنے غسل فرمایا پھر ناقہ پر سوار ہوکر (موقف) تشریف لائے اور پہاڑی کے نیچے صخرات کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور فرمایا۔

وقفت ھٰھنا وعرفۃ کلھا موقف (مسلم) } میں یہاں کھڑا ہو گیا ہوں اور سارا میدان عرفات موقف ہے۔

پھر قبلہ رو ہوکر دعا کیلئے سینہ مبارک تک دونوں ہاتھ اوٹھائے اور غروب آفتاب تک دعا وذکر الہی میں مصروف رہے! اور فرمایا کہ بہترین اسدنکی دعا ہے (یعنی انسان کو خوب دل لگا کر تضرع وخشوع سے دعا مانگنی چاہیے کیونکہ قبولیت کا دن ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرفات کی بہت سی دعائیں کتب اذکار میں منقول ہیں اگرسند اکثر ضعیف ہے تاہم من کثرت دعاوں سے اونکا پڑھنا بہتر ہے، اور یوں تو ہر ایک کو اختیار ہے کہ جو چاہے اللہ تعالیٰ سے طلب کرے۔

مگر بہتر یہ ہے کہ ادعیہ قرانیہ وادعیہ مسنونہ پڑھنے کے بعد جو دل چاہے دعا مانگے ہاگر ساری (الحزب الاعظم) پڑھ لے تو بہت کافی اور مفید ہے، نیز تلاوت قرآن و درود شریف وتسبیح وتہلیل وتلبیہ وتکبیر کرتا رہے، (دعایوم عرفہ بعرفہ) کے نام سے جو دعا (الحزب المقبول) وغیرہ میں مذکور ہے وہ بھی ادعیہ مسنونہ میں سے ہے۔لہذا اوسکو ایک بار ضرور پڑھ لینا چاہیے۔

اس دعا کے اثنا میں اکثر لوگ مسائل حج پوچھنے آجاتے تھے۔اور آپ تعلیم فرماتے تھے چنانچہ چند نجدیوں نے آکر دریافت کیا کہ حج کیا ہے۔آپنے فرمایا۔

صحابہ نے عرض کی :۔

نشہد انک قد بلغت وادیت ونصحت (مسلم)	ہم گواہی دینگے کہ آپنے سب احکام پہونچا دیئے اپنا فرض ادا کر دیا اور کھوٹا کھرا الگ کر دیا۔

آپ نے آسمان کی طرف انگلی اوٹھائی اور تین بار فرمایا۔

اللھم اشھد اللھم اشھد اللھم اشھد } اے خدا تو گواہ رہنا۔

اس کے بعد آپ نے فرمایا :۔

الا لیبلغ الشاھد منکم الغائب فلعل بعض من یبلغہ ان یکون اوعی لہ من بعض من سمعہ (بخاری)	دیکھو جو لوگ موجود ہیں وہ اونکو جو موجود نہیں تبلیغ کرتے ہیں ممکن ہے کہ بعض سامعین سے زیادہ یاد کرنیوالے کچھ لوگ اونہیں ہوں جنکو تبلیغ کی جائیگی

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو یہ آیت اوتری !

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا (سورہ مائدہ)	آج میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت ہدایت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کا دین ہونا پسند کیا۔

الحمد للہ علی نعمۃ الاسلام ۔ اللھم احینا علی الاسلام وتوفنا علی الایمان [۱]

یہ خطبہ سارا ایک ہی خطبہ تھا آپنے دو خطبے نہیں پڑھے اور بیچ میں ٹھیرے خطبہ سے سے فارغ ہوکر آپنے حضرت بلال کو اذان کا حکم دیا حضرت بلال نے اذان دی پھر اقامت کی آپ نے ظہر کی نماز کی دو رکعتیں پڑھائیں اور دونوں میں قرأۃ بالجہر نہیں کی (حالانکہ جمعہ کا دن تھا ۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ جمعہ کی نماز نہ تھی بلکہ ظہر کی تھی) اس کے بعد پھر اقامت ہوئی اور آپنے عصر کی بھی دو رکعتیں پڑھائیں ۔ اہل مکہ بھی آپکے ساتھ

۱؎ ترجمہ ۔ نعمت اسلام پر خدا کا شکر ہے اے اللہ ہمکو مسلمان ہی رکھنا اور ایمان پر خاتمہ کرنا۔

السکینۃ ایھا الناس السکینہ ایھا الناس فان البر لیس بالایضاع — لوگو! سکون و اطمینان کے ساتھ چلو، دوڑنا کچھ ثواب کی بات نہیں ہے۔ صحیحین و ابوداود

آنحضرت درمیانی چال سے اونٹنی کو چلا رہے تھے، لیکن جہاں بھیڑ ہوتی تھی وہاں تیز کر دیتے تھے اور جہاں ٹیلہ ہوتا رسی ڈھیلی کر دیتے تھے اثناء راہ میں ایک جگہ اتر کر طہارت کی اور وضو کیا، حضرت اسامہ نے عرض کی یا رسول اللہ نماز کا وقت جا رہا ہے آپ نے فرمایا نماز کی جگہ آگے آئیگی، تھوڑی دیر کے بعد آپ سب کے ہمراہ مزدلفہ پہونچ گئے، آپ نے یہاں پھر وضو کیا اور اذان دلوائی اور اقامت ہوئی اور مغرب کی نماز ادا کی، اس کے بعد لوگوں نے اپنے اپنے پڑاؤ پر جاکر سواریوں کو بٹھایا اور سامان اوتارا، اس کے بعد دوسری تکبیر ہوئی اور آپ نے عشا کی دو رکعتیں پڑھائیں، یہاں بھی آپ نے فرض نمازوں کے علاوہ اور کچھ نہیں ادا کیا نہ سنت نہ نفل۔ نماز سے فارغ ہوکر آپ لیٹ گئے اور صبح تک آرام فرمایا، رات کو روزانہ عادت کے خلاف عبادت شبانہ کے لئے بیدار نہیں ہوے، یہی ایک شب ہے جسمیں آپ نے نماز تہجد ادا نہیں فرمائی ہے۔ رات کو چاند چھپ جانے کے بعد آپنے اپنے خاندان کے بچوں اور بعض ازواج مطہرات کو منیٰ روانہ فرما دیا تھا مگر بچوں سے یہ کہدیا تھا طلوع آفتاب سے پہلے کنکریاں نہ مارنا البتہ عورتوں کو اجازت دیدی تھی۔ صبح سویرے اوٹھکر آنحضرت نے اذان و اقامت کے بعد با جماعت نماز پڑھی، نماز کے بعد ناقہ پر سوار ہوکر المشعر الحرام[1] کے پاس آکر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہوکر دعا و تسبیح و تکبیر و ذکر الٰہی

---

[1] المشعر الحرام درحقیقت سارے مزدلفہ کا نام ہے مگر اب اصطلاحًا اوس جگہ کا نام ہے جہاں مزدلفہ کی مسجد بنی ہوئی ہے۔

الحج عرفة من ادرك قبل صلوٰة الصبح فقد ادرك ، ايام منى ثلثة ايام تشريق فمن تعجل فى يومين فلا اثم عليه ومن تاخر فلا اثم عليه (احمد و ترمذی و ابو دواد)	حج عرفات میں ٹہرنے کا نام ہے جو صبح (یوم النحر) سے پہلے آجائے اوسکا حج ہوگیا، منیٰ میں رہنے کے دن تینوں ایام تشریق ہیں جو جلدی کرکے دوسرے دن (۱۲ کو) چلا جائے اوسپر کچھ گناہ نہیں۔ اور جو تاخیر سے جائے (۱۳ کو) اوسپر بھی کچھ گناہ نہیں۔

اسی اثنا میں ایک صحابی اپنے اونٹنی پر سے گر پڑے اور اون کی گردن ٹوٹ گئی جس سے اونکی روح عالم بالا کو پرواز کرگئی آپنے حکم دیا کہ انکو پانی اور بیری کے پتوں سے نہلاکر احرام ہی کے چادروں میں کفنا کر دفن کر دو، خوشبو نہ لگاؤ اور اونکا سر اور منہ بھی نہ ڈھانکو یہ قیامت کے دن (لبیک) کہتے ہوئے اوٹھائے جایں گے۔ صحابہ میں اختلاف ہوا کہ حضرتؐ روزے سے ہیں یا نہیں؟ حضرت ام المومنین میمونہؓ نے یا اون کے بہن نے آپکی خدمت میں دودھ بھجوایا آپنے سب کے سامنے پی لیا جس سے لوگوں کا یہ شک رفع ہوگیا۔ جب آفتاب بالکل غروب ہوگیا تو آنحضرتؐ وہاں سے براہ رمازمین[1]، مزدلفہ کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت اسامہ بن زید کو اونٹنی پر اپنے پیچھے بٹھا لیا۔ آپ ناقہ کی رسی اسقدر کھینچے ہوئے تھے کہ اوس کی گردن کجاوہ میں آکر لگتی تھی مدیا اسلئے کہ وہ دوڑے نہیں کیونکہ قصوا بہت تیز سانڈنی تھی۔ لوگوں کے ہجوم سے ایک اضطراب سا ہوگیا تھا آپ ہاتھ سے اور کبھی کوڑے سے اشارہ کرتے جاتے تھے کہ آہستہ آہستہ! اور زبان مبارک سے بھی یہ ارشاد فرماتے جاتے تھے۔

---

[1] اس کی تشریح پہلے گزر چکی ہے۔

آپ ناقہ پر سوار تھے اور حضرت بلال کے ہاتھ میں ناقہ کی مہار تھی حضرت اسامہ پیچھے بیٹھے ہوئے اور کپڑا تان کر سایہ کئے ہوئے تھے، آپ نے اسی حالت میں ایک بلیغ و مؤثر خطبہ پڑھا جس میں بہت سے احکام شریعت بتائے اور خوب وعظ اور نصیحت کی بہت سی باتیں تو وہی تھیں جو عرفات کے خطبہ میں تھیں (انکو مکرر اسلئے فرمایا کہ جس نے وہاں نہ سنا ہو یہاں سن لے اور جو سن چکا ہو اوسکو بھی خوب یاد ہو جائے) اور بعض نئی بھی تھیں، انمیں یہ بھی تھیں۔

(۱) ان الزمان قد استدار کہیئتہ یوم خلق اللہ السموات والارض (بخاری)	(۱) زمانہ پھر پھرا کر اوسی نقطہ پر آگیا ہے جس پر یہ ابتدا میں تھا جبکہ خدا تعالیٰ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا
(۲) السنہ اثنا عشر شہراً منھا اربعۃ حرم ثلاثۃ متوالیات ذوالقعدۃ و ذوالحجۃ ومحرم، ورجب شہر مضر الذی بین جمادی وشعبان (بخاری)	(۲) سال کے بارہ مہینے ہیں جن میں چار مہینے قابل احترام ہیں تین تو متواتر مہینے ہیں ذی قعدہ ذالحجہ محرم اور ایک الگ ہے یعنی رجب مضر کا مہینہ جو جمادی الثانی اور شعبان کے بیچ میں ہے۔
(۳) الا لایجنی جان الا علی نفسہ الا لایجنی جان علی ولدہ ولا مولود علی والدہ (ترمذی)	ہاں! مجرم اپنے جرم کا آپ ذمہ دار ہے ہاں! باپ کے جرم کا بیٹا اور بیٹے کے جرم کا باپ ذمہ دار نہیں ہے۔
(۴) ان امر علیکم عبد مجدع اسود یقودکم بکتاب اللہ فاسمعوا لہ واطیعوا (مسلم)	(۴) اگر کوئی حبشی غلام نک کٹا، بھی تمہارا حاکم ہو اور قرآن کے مطابق حکومت کرتا ہو

کرتے رہے[1] جب اچھی طرح روشنی ہوئی تو آفتاب نکلنے سے پہلے وہاں سے روانہ ہو گئے۔

حضرت فضل بن عباس آپ کے پیچھے سوار تھے اہل حاجت دائیں بائیں حج کے مسائل دریافت کرنے آتے تھے اور آپ جواب دیتے تھے اور زور زور سے مناسک حج کی تعلیم دیتے جاتے تھے، ایک خوبصورت عورت بھی یہ مسئلہ پوچھنے آئی کہ اوسکا باپ بہت ضعیف ہے کیا اوس کی طرف سے میں حج کر سکتی ہوں، آپ نے فرمایا کہ ہاں، حضرت فضل بھی خوبصورت نوجوان تھے وہ انکو دیکھنے لگی اور یہ اوس کو تو آپ نے حضرت فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا راستہ میں آپ نے فضل بن عباس سے فرمایا کنکریاں چن دو اونہوں نے سات کنکریاں چن دیں

جب وادی محسر (جہاں اصحاب فیل ہلاک ہوئے تھے) پہونچے تو آپ نے حکم دیا کہ یہاں سے تیز چلکر نکل جاؤ، اور اپنی اونٹنی بھی تیز چلائی جب منیٰ پہونچے تو درمیانی راستہ سے (جمرۃ العقبۃ) کے پاس آئے اور جمرہ کے سامنے وادی (یعنی نشیب) میں اس طرح کھڑے ہو کر کہ مکہ بائیں ہاتھ کے طرف تھا اور منیٰ داہنے ہاتھ کیجانب، آپ نے سواری پر سے کنکریاں یکے بعد دیگرے ماریں، ہر کنکری کے ساتھ تکبیر کہتے جاتے تھے آپ نے اسوقت تک لبیک (موقوف نہیں کی تھی) رمی جمار کے بعد موقوف فرمادی اوس کے بعد آپ اپنے قیام گاہ پر تشریف لائے مہاجرین قبلہ کے داہنی جانب اوترے تھی اور انصار بائیں جانب باقی لوگ ادہر ادہر تھے۔

---

[1] سب حاجیوں کو خاص اس جگہ (مسجد کے پاس) آکر ٹھہرنا ضروری نہیں ہے بلکہ سارے مزدلفہ کا یہی حکم ہے چنانچہ آنحضرت نے فرمایا ہے "میں یہاں کھڑا ہو گیا ہوں اور سارا مزدلفہ موقف ہے۔ (مسلم)

افعل ولا حرج (متفق علیہ) کئیں جاؤ کوئی حرج نہیں۔
پھر آپ قربانی کی جگہ تشریف لے گئے اور فرمایا کہ قربانی کے لئے اسی جگہ کی کچھ تخصیص نہیں ہے بلکہ منی اور مکہ کی ایک ایک گلی میں قربانی ہوسکتی ہے اپنے گھروں میں قربانی کرلو۔ آپ کے ساتھ قربانی کے سو اونٹ تھے ۶۳ تریسٹھ تو آپنے خود اپنے ہاتھ سے ذبح کئے یعنی نحر اور باقی حضرت علیؓ کو دیدیئے کہ وہ ذبح کردیں، ازواج مطہرات کی طرف سے ایک گائے ذبح کی تھی۔ قربانیوں کا تہوڑا سا گوشت آپ نے پکوا کر خود نوش جان فرمایا اور باقی سب گوشت پوست خیرات کرادیا، قصاب کی اجرت علیحدہ دی گوشت وغیرہ میں سے اس کو بطور اجرت کچھ نہ دیا مسلمانوں کو بھی حکم دیا کہ اپنی قربانیاں کہائیں، کہلائیں اور جب تک چاہیں گوشت سکہا کر رکھیں۔
قربانی سے فارغ ہوکر آپ نے معمر بن عبداللہ کو بلایا اور سر کے بال پہلے دائیں اور پھر بائیں جانب کے منڈوائے اور ناخن کتروائے اور فرط محبت سے کچھ بال خود اپنے دست مبارک سے ابوطلحہ انصاری اور اونکی بیوی ام سلیم اور بعض اون لوگوں کو جو پاس بیٹھے تھے عنایت فرمائے اور باقی ابوطلحہ نے اپنے ہاتھ سے تمام مسلمانوں میں ایک ایک دو دو کرکے تقسیم کردیئے، آپ نے سر منڈوانیوالوں کے لئے تین بار اور بال کترانے والوں کے لئے ایک بار دعائے مغفرت فرمائی عورتوں کے لئے آپ نے صرف تقصیر یعنی کتروانے کا حکم دیا، حلق یعنی منڈوانے سے منع فرمایا۔
اسکے بعد آپ مکہ معظمہ تشریف لائے اور سواری پر طواف الافاضہ کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے طواف کا دوگانہ ادا کیا۔ اس طواف میں آپنے نہ رمل کیا نہ اضطباع نہ اسکے بعد سعی کی، اسی طرح جو صحابہ قارن تھے اونہوں نے بھی صرف طواف کیا

تو اوسکی اطاعت کرتے رہو۔

(۵) الا ان الشیطان قد ایس ان یعبد فی بلدکم هذا ابدا ولکن ستکون له طاعة فیما تحقرون من اعمالکم فسیرضی به (ترمذی)

(۵) ہاں! شیطان اس بات سے مایوس ہوگیا ہے کہ اب اس شہر میں تا قیامت اس کی پرستش نہ ہوگی لیکن ایسی باتوں میں تم اوس کی پیروی کروگے جن کی تمہاری نظروں میں اہمیت نہ ہوگی اور وہ اس سے خوش ہوگا (یعنی بدعات[1] رسوم قبیحہ)

پھر آپنے مجمع کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا۔

الا هل بلغت (بخاری) } خبردار ہو میں نے احکام الٰہی کی تبلیغ کردی؟

سب بول اوٹھے ہاں! آپ نے فرمایا:۔

اللهم اشهد (بخاری) } اے اللہ تو گواہ رہ۔

پھر لوگوں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا:۔

فلیبلغ الشاهد الغائب (بخاری) } جو لوگ موجود ہیں وہ اونکو سنادیں جو یہاں موجود نہیں ہیں۔

خطبہ کے اختتام پر آپنے تمام مسلمانوں کو الوداع کہا

اثنا خطبہ میں کئی آدمیوں نے مسائل حج پوچھے آپنے سب کو جواب دیا بعضوں نے کہا کہ میں نے بھولے سے رمی جمار سے پہلے حلق کرالیا ہے کسی نے کہا میں نے رمی سے پہلے قربانی کرلی ہے۔ کسی نے کچھ کہا آپ نے سب کا یہی جواب دیا کہ:۔

بطن وادی میں جمرہ کے سامنے اس طرح کھڑے ہوتے کہ مکہ بائیں جانب تہا اور منیٰ داہنی طرف اوسکو بھی اوسی طرح سات کنکریاں ماریں، وہاں سے فوراً ہٹ گئے، اوس کے پاس کھڑے ہوکر دعا نہیں مانگی۔ جمرہ کے اوپر سے یا ادہرادہر سے کنکریاں مارنی خلاف سنت ہیں ۱۲ر اور ۱۳ر کو بھی آپ نے اسی طرح رمی جمار کی آنحضرتؐ ایام تشریق کی راتوں کو بھی منیٰ ہی میں سوتے تھے اور دن کو بھی وہیں رہے، لیکن بعض ضعیف روایتوں میں ہے کہ آپ روز مکہ آکر طواف کر جاتے تھے

حضرت عباسؓ نے آپ سے اپنی (سقایت حجاج) کے کام کے لئے راتوں کو مکہ میں رہنی کی اجازت مانگی آپ نے دیدی، اسی طرح اونٹ والوں نے بھی اجازت طلب کی آپنے اونکو بھی دیدی اور فرمایا کہ دسویں تاریخ کی کنکریاں مارکر چلے جاؤ اور پھر دودن کی اکھٹی آکر مار دینا۔ اس سے علمانے کسی ضروری کام کے لئے منی سے باہر شب باشی کی اجازت نکالی ہے۔

ایام التشریق میں سے کسی دن (غالباً ۱۱ر کو) آپنے ایک خطبہ بھی پڑھا جسمیں حسب سابق تعلیم ووعظ ونصیحت تھی منیٰ میں آپ نماز قصر بلا جمع پڑہاتے رہے، کسی کو آپ نے یہ حکم نہیں دیا کہ تم پوری پڑھو۔

۱۳ر ذی الحجہ سہ شنبہ کو زوال کے بعد آپ نے منیٰ سے روانہ ہوکر وادی محصب میں (جس کا دوسرا نام ابطح بھی ہے) خیمہ میں قیام کیا ظہر وعصر ومغرب وعشا یہیں پڑہی اور شب کو اسی جگہ آرام فرمایا راتکو پچھلے پہراوٹھکر حرم تشریف لے گئے اور کعبہ کا آخری طواف (طواف الوداع) کرکے وہیں نماز صبح ادا کی، اسکے بعد قافلہ کو سفر کا حکم دیا اور سب لوگ اپنے اپنے مقام کو روانہ ہوگئے، آپ نے مہاجرین وانصار کے

کیونکہ سعی طواف القدوم کے ساتھ کر چکے تھے البتہ جو لوگ مکہ سے احرام باندھ کر گئے تھے یعنی (مفرد تھے یا متمتع) اونہوں نے طواف الافاضہ کے بعد سعی بھی کی۔[1]

طواف سے فارغ ہو کر آپ بیر زمزم کے پاس آئے حاجیوں کو زمزم پلانے کی خدمت خاندان عبد المطلب سے متعلق تھی اور اوس وقت بھی یہی لوگ پانی نکال نکالکر لوگوں کو پلا رہے تھے آپ نے فرمایا۔

اعملوا فانکم علی عمل صالح لولا ان تغلبوا لنزلت حتی اضع الحبل علی ھذہ واشارہ الی عاتقہ (بخاری)	اپنا کام کئے جاؤ کہ اچھا کام کر رہے ہو۔ اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ اور لوگ بھی میری اقتدار کر کے تم سے چھین لیں گے تو میں اتر کر ڈول کھینچتا اور رسی اپنے کندھے پر رکھتا۔

حضرت عباس نے ڈول میں پانی نکال کر پیش کیا آپ نے قبلہ رو ہو کر کھڑے کھڑے زمزم پیا پھر یہاں سے منیٰ واپس تشریف لے گئے اور ظہر کی نماز (بقول راجح) منیٰ میں ادا فرمائی۔ رات بھر منیٰ میں رہے۔ گیارہویں کو زوال کے بعد پیادہ پا رمی جمار کے لئے نکلے، پہلے جمرہ اولیٰ کے پاس آئے اور اوس کو یکے بعد دیگرے سات کنکریاں ہر بار اللہ اکبر کہکر ماریں۔ پھر اس کے پاس سے ذرا آگے بڑھکر قبلہ رخ کھڑے ہو گئے اور دونوں ہاتھ اوٹھاکر اتنی دیر تک دعا مانگتے رہے کہ اس مدت میں سورہ بقرہ پڑھی جا سکتی ہے۔ پھر جمرہ وسطیٰ کے پاس آئے اور اوسکو بھی اوسی طرح کنکریاں ماریں پھر اوس کے بائیں جانب کے نشیب میں اتر کر قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور دونوں ہاتھ اوٹھاکر تقریباً اوتنی ہی دیر تک دعا مانگتے رہے۔ پھر جمرۃ العقبہ کے پاس آئے اور

---

[1] بخاری۔ بعض علما نے لکھا ہے کہ متمتع پر دوسری سعی نہیں ہے مگر یہ بات صحیح نہیں ہے۔

۲۹ رحوت کے مطابق تھا۔ اس زمانہ میں مکہ کا موسم معتدل ہوتا ہے۔ سردی ختم اور بہار شروع ہونے کو ہوتی ہے۔ درجۂ حرارات (فارنہیٹ مقیاس الحرارت کے حساب سے) اکثر ۸۴-۸۵ درجہ ہوتا ہے۔ راتیں پونے بارہ گھنٹے کی اور دن سوا بارہ گھنٹے کا ہوتا ہے۔

ماخذ رسالۂ حج نبوی

(۱) قرآن کریم
(۲) موطا امام مالک
(۳) صحیح بخاری
(۴) صحیح مسلم
(۵) سنن ابو داؤد
(۶) سنن ترمذی
(۷) سنن نسائی
(۸) سنن ابن ماجہ
(۹) مسند طیالسی
(۱۰) القریٰ للمحب الطبری
(۱۱) فتح الباری للحافظ ابن حجر
(۱۲) زاد المعاد لابن القیم
(۱۳) طبقات ابن سعد
(۱۴) تاریخ طبری
(۱۵) سیرۃ النبی مصنفہ مولانا شبلی مرحوم (اردو)
(۱۶) رحمۃ للعالمین مصنفہ مولانا قاضی سلیمان مرحوم (اردو)

سابقہ مدینہ کی طرف مراجعت فرمائی راہ میں بریدہ اسلمیؓ نے حضرت علیؓ کی نسبت کچھ شکایات نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سمع مبارک تک پہونچائیں ان شکایات کا تعلق یمن میں حضرت علی کی تقسیم غنیمت کے متعلق تھا، لیکن درصل یہ حضرت بریدہ کا قصور فہم تھا آپنے مقام (غدیرخم) میں سب کو جمع کرکے ایک خطبہ پڑھا جسمیں اس غلط فہمی کا ازالہ کیا اور آپنے اہل بیت کی عموماً اور حضرت علی کی خصوصاً شان و منزلت وفضیلت بیان کی اور اون سے محبت کا حکم دیا۔ مدینہ کے قریب پہنچکر ذوالحلیفہ میں شب بسر کی صبح کو طلوع آفتاب کے وقت مدینہ منورہ میں موکب نبوی داخل ہوا، سواد مدینہ پر نظر پڑی تو یہ الفاظ فرمائے۔

اللہ اکبر۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئ قدیر۔ آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ	اللہ سب سے بڑا ہے، اسکے سوا کوئی خدا نہیں اوس کا کوئی شریک نہیں بس اسی کی سلطنت ہے اور اسی کے لئے ستایش ہے وہ ہر بات پر قادر ہے ہم واپس آرہے ہیں توبہ کرتے ہوئے فرمانبردار ہم زمین پر پیشانی رکھکر اپنی پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے۔ خدا نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندہ کی مدد کی اور تمام قبائل کو تنہا شکست دی۔

ناظرین! یہ ہیں حالات حج نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم، لہذا اس کے مطابق حج کیجئے!!

فائدہ۔ حجۃ الوداع شمسی حساب سے ماہ مارچ میں ہوا تھا آفتاب اوسوقت برج حوت میں تھا۔ یوم وقوف عرفات (یعنی ۹ رذی الحجہ ۱۰ھ جمعہ) ۷ مارچ ۶۳۲ء اور

